Regd. # SC-1177

حُصُولُ الرِّفقِ بِاُصُولِ الرِّزقِ

کا سلیس اُردو ترجمہ بنام

رزق میں برکت کے نبوی وظائف

تصنیف

شیخ الاسلام، امام المحدثین، حجۃ اللہ علی الارض

امام جلال الدین سیوطی شافعی

المتوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ و تحقیق

خلیفہ مفسر اعظم پاکستان

مولانا مفتی اعجاز احمد قادری اُویسی

جمعیّت اِشاعتِ اہلِسُنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

حُصُولُ الرِّفْقِ بِاُصُولِ الرِّزْقِ

کا سلیس اُردو ترجمہ بنام

رزق میں برکت

کے نبوی وظائف

تصنیف

شیخ الاسلام، امام المحدثین، حجۃ اللہ علی الارض

امام جلال الدین سیوطی شافعی

المتوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ وتحقیق

خلیفہ مفسر اعظم پاکستان

مولانا مفتی اعجاز احمد قادری اُویسی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب : حُصُولُ الرِّفْقِ بِاُصُولِ الرِّزْقِ

تصنیف : شیخ الاسلام امام جلال الدین سیوطی عَلَیْہِ الرَّحمہ

ترجمہ و تحقیق : مولانا مفتی اعجاز احمد قادری اُویسی

سن اشاعت : ذوالحج 1433ھ۔نومبر 2012ء

سلسلۂ اشاعت نمبر : 223

تعداد اشاعت : 3300

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

نوٹ

کتاب کے آخر میں سن 2013ء کی ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے فارم شائع کردیا گیا ہے۔ برائے مہربانی دسمبر 2012ء تک ممبر شپ فارم پُر کر کے روانہ کردیں۔ ایڈریس صاف ستھرا لکھیں اور اس پر اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔

منی آرڈر پر زیادہ تفصیلی بات لکھنے سے گریز کریں، صرف اپنا نام اور ایڈریس اور فون نمبر تحریر کریں۔

پیش لفظ

آج ہر سمت معاشی بحران کا طوفان پورے زور پر ہے اس کی تباہ کن موجوں سے کوئی فردِ بشر مامون دکھائی نہیں دیتا، یقیناً اس معاشی بحران کے پیچھے ہمارے اپنے برے اعمال بھی کارفرما ہیں۔ غریب وامیر ہر ایک سر پر ہاتھ رکھے بے برکتی اور رزق میں کمی کا شاکی ہے۔ اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ نے ہر فتنہ اور آزمائش کی نہ صرف اطلاع دی ہے بلکہ اس کے سدباب کے ذرائع اور اسباب بھی بیان فرمائے ہیں۔

آج عاملین کے پاس لمبی قطار ایسے افراد کی نظر آتی ہے جو کاروباری پریشانی، رزق کی کمی کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں لیکن شاید عامل خود بھی اسی بلاء میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آخر وہ کون سے اوراد و وظائف ہیں، وہ کون سے اعمال ہیں جن کی پابندی سے رزق کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس اہم امر پر کئی علماء نے کتب تحریر فرمائیں لیکن سرِ دست سرخیلِ علماء جلالۃ العلم علامہ جلال الدین سیوطی کے رسالہ کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہیں جو اس عنوان پر ان شاء اللہ کافی ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اسے اپنے سلسلۂ مفت اشاعت کے 223ویں پر شائع کرنے کا اہتمام کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس رسالہ میں مذکور ادعیہ واعمال کے برکات سے ہمیں برکت والا حلال رزق آسانی کے ساتھ عطا فرمائے۔ آمین

ابوحمزہ محمد عمران المدنی

شرف انتساب

سرزمین پنجاب میں علوم اسلامیہ کی شمع روشن کرنے والی
شخصیت کے نام
جن کا فیضان آج بھی خورشید دبستانِ علمی ہے
یعنی
شاگردِ رشید حضرت سیدنا خضر علیہ السلام، مرجع العلماء، عاشق محبوبِ خُدا، شیخ الاسلام،
ممتاز المحدثین، امام المعقولات، استاد الجنّ والانس حضرت علامہ

محمد عبد العزیز پرہاروی قریشی عَلَیْہِ الرَّحمہ

جن کے فیضان علم وعطا سے آج بھی تشنگانِ علمی کو سیرابی ملتی ہے
جن کی تربت اقدس آج بھی منبع علم وحکمت اور مخزنِ فیض ورحمت ہے
عقیدت کی معراج نصیب ہو تو آج بھی اُن سے تلمذ کا فیضان عام ہے

طالب نگاہ وکرم

گدائے درگاہ سیدنا امام العاشقین اُویس قرنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
ابو محمد اعجاز احمد القادری الاُویسی غفرلہُ ولِوالِدیہِ

تعارف

شیخ الاسلام، حجۃ اللہ علی الارض

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (۱)

نوٹ: شیخ الاسلام امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "حُسنُ المُحاضرۃِ فِی تاریخِ مِصر وَالقاھِرۃِ" میں مجتہدین کے ذیل میں اپنے ذاتی حالات بھی تحریر کیے ہیں، ہم افادۂ عام کے لیے من وعن اسی کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

☆ کتاب ھذا (یعنی حسن المحاضرۃ) کے مؤلف کا شجرہ نسب یوں ہے۔

عبدالرحمٰن بن کمال ابوبکر بن محمد بن سابق الدین ابن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابوالصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین خضیری اسیوطی۔

میں (امام جلال الدین سیوطی) نے کتاب ھٰذا میں اپنے تعارف کو ماقبل محدّثینِ کرام کی روش پر چلتے ہوئے لکھا ہے کیونکہ اکثر مؤرخین نے اپنی تاریخی تصانیف میں ذاتی حالات وکوائف بھی مندرج کیے ہیں، مثلاً امام عبدالغافر الفارسی نے "تاریخ نیشاپور" میں یاقوت الحموی نے "معجم الادباء" میں لسان الدین ابنُ الخطیب نے "تاریخ غرناطه" میں حافظ تقی الدین الفارسی نے "تاریخ مکه" میں حافظ ابوالفضل ابن حجر نے "قضاۃ مصر" میں اور ابوشامہ نے "الروضتین" میں ذاتی حالات بھی قلمبند کیے ہیں۔

یہ تمام حضرات نہایت متقی پرہیز گار گزرے ہیں، لہٰذا اِن حضرات کی پیروی کرتے ہوئے میں بھی اپنے ذاتی حالات لکھ رہا ہوں۔

میرے جد اعلیٰ ہمام الدین بلند پایہ اہلِ حقیقت اور مشائخ طریقت میں سے تھے، ان کے بارے میں تفصیلی کلام (کتاب حسن المحاضرۃ میں) صوفیاء کرام کے باب میں

۱۔ ترجمہ: حسن المحاضرہ ۱/۳۴۴-۳۳۵، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت

آئے گا۔

میرے آباء واَجداد صاحب وجاہت وریاست تھے، ان میں سے کچھ حضرات تو اپنے شہروں کے حاکم گزرے ہیں اور کچھ حاکمین زمانہ کے مشیرانِ خاص۔ میرے بزرگوں میں سے ایک فرد امیر وقت کے مصاحب اور تاجر ہو گزرے ہیں، انہوں نے ''اسیوط'' میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا تھا اور اُس کے لیے کثیر جائیداد کو وقف کیا تھا، اِسی طرح دیگر بھی کئی صاحبِ حیثیت افراد ہوئے ہیں، لیکن اپنے بزرگوں میں سے والد گرامی کے علاوہ میں کسی دوسرے کو نہیں جانتا جس نے علم دین کی خدمت کا حق ادا کیا ہو، والد گرامی کا تذکرہ (کتاب حسن الحاضرۃ میں) فقہاء شافعیہ کے باب میں آئے گا۔

ہمارے ناموں کے ساتھ جو ''خضیری'' کی نسبت استعمال ہوتی ہے، میں اس نسبت کے بارے میں نہیں جانتا، البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ ''خضریۃ'' بغداد کے ایک علاقے کا نام ہے۔

مجھے ایک نہایت قابل اعتماد شخص نے خبر دی کہ میں نے تمہارے والد گرامی سے سنا تھا کہ اُن کے جد اعلیٰ عجمی یا اہلِ مشرق سے تھے، شاید اسی وجہ سے محلّہ مذکورہ کی نسبت استعمال ہوتی ہے۔ (۲)

میری (یعنی، امام جلال الدین سیوطی کی) پیدائش ماہ رجب کے آغاز میں ہفتہ کے دن وقت مغرب کے بعد ۸۴۹ھ میں ہوئی، میری ولادت کے بعد مجھے والد گرامی کی زندگی میں ہی شیخ محمد مجذوب کی خدمت میں لے جایا گیا جو کہ ''مشہد نفیسی'' کے جلیل الشان اولیاء اللہ میں سے تھے، تو انہوں نے میرے لیے دعائے خیر و برکت فرمائی (کچھ عرصے بعد والد گرامی کے وصال ہو گیا) اور میری پرورش حالات یتیمی میں ہوئی۔

میں نے آٹھ سال سے بھی کم عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا پھر درجہ بدرجہ کتاب العُمدۃ، منهاجُ الفِقه والأُصول، کتاب ألفیه ابن مالك، وغیرہ بھی یاد کر لیں اور پوری توجہ کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہو گیا۔

۲۔ یعنی شاید جد اعلیٰ کا ابتدائی تعلق اسی محلّہ ''خضریۃ'' سے رہا ہو، بعد میں ہجرت کر کے مصر آ گئے ہوں گے

میری زندگی کا علمی سفر ۸۶۴ھ سے شروع ہوتا ہے۔ میں نے علم فقہ ونحو کو کثیر شیوخ واساتذۂ کرام سے حاصل کیا، علم فرائض کو میراث کے یکتائے زمانہ عالم علامہ شہاب الدین شارمساحی سے حاصل کیا، جو کہ نہایت ضعیف العُمر ہو چکے تھے اور اُن کی عمر ایک اندازے کے مطابق سو سال سے متجاوز تھی، میں نے اُن کی خدمت میں ''کتابُ المَجمُوع'' کی شرح کو پڑھا۔

مجھے ۸۶۶ھ میں عربی علوم کی تدریس کرنے کی اجازت مل گئی اور اُسی سال سے میں تصنیف وتالیف کا بھی آغاز کر دیا، لہٰذا میری سب سے پہلی علمی کاوش ''شرح الاستعاذۃ والبسملۃ'' ہے۔ میں نے اُسے لکھ کر اپنے استاد شیخ الاسلام علم الدین بلقینی کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے کرم فرماتے ہوئے اُس پر تقریظ لکھ کر رونق بخشی۔

میں اُن (یعنی، امام علم الدین بلقینی) کے وصال تک برابر علم فقہ میں اُن سے استفادہ کرتا رہا، انتقال کے بعد اُن کے بیٹے کی صحبت اختیار کر لی اور اُن کی خدمت میں علم الدین بلقینی کی ''التّدریب'' کو باب الوکالۃ تک پڑھا اور ''الحاوی الصّغیر'' کا سماع کیا، نیز ''منہاج'' کی ابتداء سے کتاب الزکاۃ تک اور ''التّنبیہ'' کی ابتداء سے باب الزکاۃ تک ''الرَّوضۃ'' کا کچھ حصہ، تکملۂ شرح المنہاج للزّرکشی کا کچھ حصہ، باب احیاء الموات سے وصایا تک، وغیرہ کا سماع کیا۔ انہوں نے ۸۷۶ھ میں مجھے باقاعدہ تدریس وافتاء کی اجازت عطا فرمائی اور میرے لیے مہر بھی تیار کروائی۔

۸۷۸ھ میں اُن کا وصال ہو گیا، تو میں نے شیخ الاسلام شرف الدین المناوی کی صحبت کو اختیار کر لیا اور ان کی خدمت میں رہ کر ''منہاج'' کا کچھ حصہ پڑھا، اسی طرح میں نے متفرق علوم کا سماع کیا، البتہ چند علمی مجالس مجھ سے رہ گئیں، میں نے ان کے علمی دُروس بکثرت سنے، جن میں ''شرحُ البہجۃ'' اور اُس پر شیخ کا حاشیہ، تفسیر بیضاوی وغیرہ کے علمی دُروس شامل ہیں۔

حدیث اور علوم عربیہ کی تحصیل کے لیے میں نے شیخ امام تقی الدین شبلی حنفی کی

سنگت وصحبت کو لازم کرلیا اور متواتر چار سال تک حاضر خدمت رہا۔ انہوں نے میری عربی کتابوں ''شرح الفیه ابن مالك '' اور ''شرح جمع الجوامع '' پر تقریظ بھی لکھی، انہوں نے کئی مرتبہ زبان وقلم سے میرے رُسوخِ علم کی گواہی دی۔

ایک مرتبہ تو خاص میرے ہی قول کی جانب رُجوع فرمایا، بایں طور کہ انہوں نے ''شفاء شریف'' کے ''حاشیہ'' میں معراج سے متعلق ابی الحمرا کی حدیث کو تخریجاً امام ابن ماجہ کی طرف منسوب کیا، تو میری دانست میں اِس طرح سند کی نسبت میں اشکال تھا، لہٰذا میں نے اپنے گمان کی تصحیح کے لیے ابن ماجہ کی طرف رُجوع کیا، لیکن مجھے وہاں یہ حدیث نہ ملی، پھر میں نے پوری کتاب ہی پڑھ ڈالی لیکن مجھے اس کا سراغ نہ مل سکا، تو پھر بھی میں نے اپنی بصارت ہی کی کوتاہی خیال کی اور دوبارہ سے پوری کتاب کا مطالعہ کیا لیکن اُس بار بھی مجھے یہ حدیث نہ مل سکی، حتیٰ کہ تیسری بار بھی بالاستیعاب مطالعہ کرنے کے باوجود اس سند سے مطلوبہ حدیث نہیں مل سکی۔

لیکن ''معجم الصحابه لابن قانع ''میں مجھے اُسی سند کے ساتھ حدیث مطلوب مل گئی، تو میں اپنے شیخ کی خدمت حاضر ہوا اور اس بارے میں اطلاع دی، تو انہوں نے صرف مجھ سے سنتے ہی نسخہ لیا اور قلم برداشتہ ابن ماجہ کے الفاظ کاٹ کر ابن قانع کے الفاظ کا حاشیے میں اضافہ کردیا، تو اس سبب سے میرے دل ودماغ میں اپنے شیخ کی قدر ومنزلت مزید بڑھ گئی لیکن بایں طور کہ میں خود کو حقیر گمان کرنے لگا اور اپنے شیخ سے عرض کی، حضور! اگر آپ توقف فرماتے، تو شاید آپ اسے (ابن ماجہ ہی میں) پا لیتے، تو آپ نے ارشاد فرمایا نہیں! میں نے شیخ برہان حلبی کی پیروی میں ابن ماجہ لکھ دیا تھا۔ پھر میں نے شیخ موصوف کے وصال تک اُن کی صحبت بابرکت کو لازم کرلیا تھا۔

اِس طرح میں نے اپنے استاد شیخ علامہ محی الدین کافیجی کی صحبت کو ۱۴ سال تک اختیار کیے رکھا اور اُن سے فنون اسلامیہ، اُصول، قواعد عربیہ، معانی وغیرہ میں استفادہ کیا، انہوں نے ایک بڑی دستاویز کے ساتھ مجھے اجازت عطا فرمائی۔

اسی طرح میں شیخ سیف الدین حنفی کے علمی دُروس مثلاً کشّاف، توضیح اور اس کے حواشی، تلخیص المفتاح اور کتاب عضد، وغیرہ میں حاضر ہوتا رہا ہوں۔

میں نے ۸۶۶ھ میں تصنیفی زندگی کا آغاز کیا اور اب تک میری تصانیف کی تعداد ۳۰۰ ہو چکی ہے اور یہ تعداد اُن کے علاوہ ہے جسے میں نے دھوڈالا اور رُجوع کرلیا ہے۔

میں نے بحمد للہ شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب، تکرور، کا سفر بھی کیا ہے، جب میں نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، تو آب زمزم پیتے وقت یہ اُمور ملحوظ و مطلوبِ اجابت تھے کہ مجھے فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابن حجر کا سا مرتبہ مل جائے، (۳)

میں نے ۸۷۱ھ میں افتاء کا کام شرع کیا اور ۸۷۲ھ سے املاء حدیث (دورۂ حدیث) کی سعادت بھی حاصل ہوگئی۔

مجھے اللہ تعالی کے فضل سے سات علوم میں تبحر عطا کیا گیا یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع۔ اور یہ تبحر بطریق بلغائے عرب عطا ہوا ہے، اہلِ عجم و فلاسفہ کے طریق پر نہیں، نیز اِن سات علوم میں مجھے وہ رسوخ و مرتبہ ملا ہے، جو میرے مشائخ میں سے بھی کسی کو نہیں ملا، پھر دوسرے لوگوں کا شمار ہی کیا، البتہ علم فقہ کے بارے میں میرا دعوی نہیں کیونکہ میرا شیخ اس میں مجھ سے زیادہ وسیع النظر اور کامل الاطلاع تھا۔

مذکورہ سات علوم کی معرفت کے علاوہ اُصول فقہ، علم جدل، تعریف، انشا، ترسل، فرائض، علم قرأت، علم طب وغیرہ کو میں نے کسی اُستاد سے نہیں پڑھا، اور ہاں علم حساب تو مجھ پر بہت زیادہ شاق ہے، میرا ذہن اس کی معرفت سے دُور ہے، مجھے جب کسی ریاضی کے مسئلے سے واسطہ پڑتا ہے، تو گویا کسی پہاڑ کو سر پر اٹھانے کے مترادف ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے میرے پاس اس وقت اجتہاد کے لوازمات مکمل ہو گئے ہیں اور میں یہ بات نعمت ربانی کے اظہار کے لیے کہہ رہا ہوں، کسی فخر کی بنیاد پر نہیں

۳۔ اللہ تعالی نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا، جیسا کہ آپ کی تصانیف اس بات پر شاہد و عادل ہیں

اور بھلا دنیا میں ہے کونسی شے؟ جسے بطور فخر حاصل کیا جائے کہ اُس کے لیے گھوڑے دوڑائے جائیں، بڑھاپا طاری کیا جائے اور زندگی کے ایک بہترین حصے کو اس طلب میں ضائع کیا جائے۔ (۴)

اور اگر میں چاہوں کہ ہر ایک مسئلہ پر ایک مستقل کتاب لکھوں اور اس میں مسئلہ کے انواع متفرقہ کو ادلہ عقلیہ ونقلیہ وقیاسیہ اور مأخذ واعتراض وجواب اور مذاہب کے مابین اختلاف کے موازنہ کے ساتھ لکھوں، تو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مجھے اِس بات پر بھی قدرت حاصل ہے اور اِس میں میری قوت وطاقت کا عمل دخل نہیں۔

"لا حول ولا قوة الا باللّٰه ، ما شاء اللّٰه ، لا قوة الا باللّٰه "

میں نے تحصیلِ علم کے ابتدائی زمانے میں علم منطق کا کچھ حصہ پڑھا تھا، لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی کراہیت ڈال دی اور میں نے سنا کہ امام ابن الصلاح نے بھی منطق کی حُرمت کا فتویٰ صادر کیا تھا، پھر تو میں نے اُسے بالکل ہی خیر باد کہہ دیا، پس اللہ تعالیٰ نے اُس کے بدلے مجھے اشرف العلوم ''علم حدیث'' کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

میرے وہ اساتذہ ومشائخ کرام جن سے میں نے سماع کیا یا اجازت وروایت لی ہے، کثیر تعداد میں ہیں، میں نے ایک مکمل کتاب ''معجم'' میں اُن کے تذکرے کو جمع کر دیا ہے اور اُس میں تعداد ۱۵۰ تک ہے۔ میری مشغولیتِ سماع روایات میں اتنی زیادہ نہ رہی کیونکہ میں اس سے زیادہ اہم یعنی درایت کے لیے مصروف رہا ہوں۔ میری (یعنی، امام جلال الدین سیوطی کی) تصانیف کے اسماء درج ذیل ہیں، جنہیں افادۂ عام کے لیے تحریر کر رہا ہوں۔

فن تفسیر وقرأت اور اس سے متعلقہ تصانیف

الإتقان فی علوم القرآن، الدر المنثور فی التفسیر المأثور، ترجمان القرآن فی التفسیر المسند، أسرار التنزیل یسمی قطف الأزهار فی کشف

۴۔ یعنی دنیا کی نعمتیں تو فانی ہیں پھر بھلا بطور فخر اُن کے حصول کے لیے کیوں اتنی تکلیفیں اُٹھائیں جائیں

الأسرار، لباب النقول فی أسباب النزول، مفحمات الأقران فی مبهمات القرآن، المهذب فیما وقع فی القرآن من المعرّب، الإکلیل فی استنباط التنزیل، تکملة تفسیر الشیخ جلال الدین المحلی، التحبیر فی علوم التفسیر، حاشیة علی تفسیر البیضاوی، تناسق الدرر فی تناسب السور، مراصد المطالع فی تناسب المقاطع و المطالع، مجمع البحرین و مطلع البدرین فی التفسیر، مفاتیح الغیب فی التفسیر، الأزهار الفائحة علی الفاتحة، شرح الاستعاذة و البسملة، الکلام علی أول الفتح، (۵) شرح الشاطبیة، الألفیّة فی القراء ات العشر، خمائل الزهر فی فضائل السور، فتح الجلیل للعبد الذلیل فی الأنواع البدیعیة المستخرجة من قوله تعالی اللّٰہ ولی الذین آمنوا..الآیة، (۶) القول الفصیح فی تعیین الذبیح، الید البسطیٰ فی الصلاة الوسطیٰ، معترك الأقران فی مشترك القرآن.

فن حدیث اوراس سے متعلقہ تصانیف

کشف المغطّی فی شرح المؤطّا، إسعاف المبطّا برجال المؤطّا، التوشیح علی الجامع الصحیح، الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج، مرقاة الصعود إلی سنن أبی داود، شرح ابن ماجه، تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، شرح ألفیة العراقی، الألفیة و تسمّی نظم الدرر فی علم الأثر و شرحها یسمّی قطر الدرر، التهذیب فی الزوائد علی التقریب، عین الإصابة فی معرفة الصحابة، کشف التلبیس عن قلب أهل التدلیس، توضیح المدرك فی تصحیح المستدرك، الآلی المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة، النکت البدیعات علی الموضوعات، الذیل علی القول المسدّد، القول الحسن فی الذبّ عن السُّنَن، لبّ اللباب فی تحریر الأنساب، تقریب العزیب، المدرج إلی المدرج، تذکرة

۵۔ یہ وہ تصنیف ہے جسے میں نے جامع شیخون میں تدریس کے دوران لکھا تھا، اس پر شیخ بلقینی کی تقریظ بھی ہے۔

۶۔ اس میں ''۱۲۰'' انواع وفوائد پر کلام کیا ہے۔

المؤتسی بمن حدّث ونسی، تحفة النّابه بتلخیص المتشابه، الرّوض المکلّل والورد المعلل فی المصطلح، منتهی الآمال فی شرح حدیث إنما الأعمال، المعجزات والخصائص النّبویة، شرح الصّدور بشرح حال الموتیٰ والقبور، والبُدور السّافرة عن أمور الآخرة، ما وراء الواعون فی أخبار الطّاعون، فضل موت الأولاد، خصائص یوم الجمعة، منهاج السنّة ومفتاح الجنّة، تمهید الفرش فی الخصال الموجبة لظلّ العرش، بزوغ الهلال فی الخصال الموجبة للظلال، مفتاح الجنة فی الاعتصام بالسنّة، مطلع البدرین فیمن یؤتی أجرین، سهام الإصابة فی الدّعوات المستجابة، الکلم الطیّب، القول المختار فی المأثور من الدّعوات والأذکار، أذکار الأذکار، الطّب النّبوی، کشف الصلصلة عن وصف الزلزلة، الفوائد الکامنة فی إیمان السیدة آمنة، ویسمّی أیضاً التعظیم والمنة فی أن أبوی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی الجنّة، المسلسلات الکبریٰ، جیاد المسلسلات، أبواب السعادة فی اسباب الشهادة، أخبار الملائکة [الحبائك فی اخبار الملائك]، الثغور الباسمة فی مناقب السیدة آمنة [صحیح سیدتنا فاطمة ہے]، مناهج الصفا فی تخریج أحادیث الشفا، الأساس فی مناقب بنی العباس، دُر السّحابة فیمن دخل مصر من الصحابة، زوائد شعب الإیمان للبیهقی، لمّ الأطراف وضمّ الأتراف،، أطراف الأشراف بالإشراف علی الأطراف، جامع المسانید، الفوائد المتکاثرة فی الأخبار المتواترة، الأزهار المتناثرة فی الأخبار المتواترة، تخریج أحادیث الدرة الفاخرة ،تخریج أحادیث الکفایة یسمّی تجربة العنایة، الحصر والإشاعة لأشراط الساعة، الدرر المنتثرة فی الأحادیث المشتهرة، زوائد الرّجال علی تهذیب الکمال، الدر المنظّم فی الاسم المعظّم، جزء فی الصّلاة علی النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم، من عاش من الصّحابة مائة وعشرین، جزء فی أسماء المدلّسین،

اللمع فی أسماء من وضع، الأربعون المتباینة، دُرر البحار فی الأحادیث القصار، الرّیاضة الأنیقة فی شرح أسماء خیر الخلیقة، المرقاة العلیة فی شرح الأسماء النبویة، الآیة الکبریٰ فی شرح قصة الإسرا، أربعون حدیثاً من روایة مالك عن نافع عن ابن عمر، فهرست المرویّات، بغیة الرّائد فی الذّیل علی مجمع الزّوائد، أزهار الآکام فی أخبار الأحکام، الهبة السنیة فی الهیئة السنیة، تخریج أحادیث شرح العقائد، فضل الجلد[عند فقد الولد]، الکلام علی حدیث ابن عباس ":احفظ اللّٰه یحفظك ، (۷) أربعون حدیثاً فی فضل الجهاد، أربعون حدیثاً فی رفع الیدین فی الدّعاء ، التّعریف بآداب التألیف، العشاریات، القول الأشبه فی حدیث ":من عرف نفسه فقد عرف ربّه "، کشف النّقاب عن الألقاب، نشر العبیر فی تخریج أحادیث الشرح الکبیر، من وافقت کنیته کُنیة زوجه من الصّحابة، ذم زیارة الأمراء ، زوائد نوادر الأصول للحکیم التّرمذی، تخریج أحادیث الصّحاح یسمّی فلق الصّباح، ذمّ المکس، آداب الملوك.

فن فقہ اور اُس سے متعلقہ تصانیف

الأزهار الغضّة فی حواشی الرّوضة، الحواشی الصُّغریٰ، مختصر الرّوضة یسمّی القنیة، مختصر التنبیه، یسمّی الوافی، شرح التنبیه، الأشباه والنظائر، اللوامع والبوارق فی الجوامع والفوارق، نظم الروضة یسمّی الخلاصة، شرحه یسمّی رفع الخصاصة، الورقات المقدمة، شرح الروض، حاشیة علی القطعة للإسنوی، العذب السلسل فی تصحیح الخلاف المرسل، جمع الجوامع، الینبوع فیما زاد علی الروضة من الفروع، مختصر الخادم؛ یسمّی تحصین الخادم، تشنیف الأسماع بمسائل الإجماع، شرح التدریب،

۷۔ یہ وہ تصنیف ہے جسے میں نے جامع شیخونیہ میں تدریس حدیث کے دوران لکھا تھا۔

الکافی، زوائد المہذب علی الوافی، الجامع فی الفرائض، شرح الرحبیۃ فی الفرائض، مختصر الأحکام السّلطانیۃ للماوردی.

مختلف موضوعات ومسائل پر مکمل و مستقل تصانیف

الظفر بقلم الظفر، الاقتناص فی مسألۃ التّماصّ، المستطرفۃ فی أحکام دخول الحشفۃ، السّلالۃ فی تحقیق المقر والاستحالۃ، الرّوض الأریض فی طھر المحیض، بذل العسحد لسؤال المسجد، الجواب الحزم عن حدیث التکبیر جزم، القذاذۃ فی تحقیق محل الاستعاذۃ، میزان المعدلۃ فی شأن البسملۃ، جزء فی صلاۃ الضحیٰ، المصابیح فی صلاۃ التّراویح، بسط الکفّ فی إتمام الصفّ، اللّمعۃ فی تحقیق الرّکعۃ لإدراک الجمعۃ، وصول الأمانی بأصول التّھانی، بلغۃ المحتاج فی مناسک الحاج، السلاف فی التفصیل بین الصلاۃ والطواف، شدّ الأثواب فی سدّ الأبواب فی المسجد النبوی، قطع المجادلۃ عند تغییر المعاملۃ، إزالۃ الوھن عن مسألۃ الرھن، بذل الھمۃ فی طلب براءۃ الذمۃ، الإنصاف فی تمییز الأوقاف، أنموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، الزّھر الباسم فیما یزوج فیہ الحاکم، القول المضی فی الحنث فی المضی، القول المشرق فی تحریم الاشتغال بالمنطق، فصل الکلام فی ذمّ الکلام، جزیل المواھب فی إختلاف المذاھب، تقریر الإسناد فی تیسیر الاجتھاد، رفع منار الدین وھدم بناء المفسدین، تنزیہ الأنبیاء عن تسفیہ الأغبیاء، ذم القضاء، فضل الکلام فی حکم السلام، نتیجۃ الفکر فی الجھر بالذکر، طیّ اللسان عن ذمّ الطیلسان، تنویر الحلک فی إمکان رؤیۃ النبی والملک، أدب الفتیا، إلقام الحجر لمن زکی سباب أبی بکر وعمر، الجواب الحاتم عن السؤال الخاتم، الحجج المبینۃ فی التفضیل بین مکۃ والمدینۃ، فتح المغالق من أنت طالق، فصل الخطاب فی قتل الکلاب، سیف النّظار فی الفرق بین الثّبوت والتّکرار.

فنون عربیہ اور اس سے متعلقہ تصانیف

شرح ألفية ابن مالك، يسمّى البهجة المضية فى شرح الألفية، الفريدة فى النحو والتّصريف والخط، النّكت على الألفية والكافية والشّافعية والشّذور والنّزهة، الفتح القريب على مغنى اللبيب، شرح شواهد المغنى، جمع الجوامع، شرحه يسمّى همع الهوامع، شرح الملحة، مختصر الملحة، مختصر الألفية ودقائقها، الأخبار المرويّة فى سبب وضع العربيّة، المصاعد العليّة فى القواعد النّحويّة، الاقتراح فى أصول النّحو وجدله، رفع السنّة فى نصب الزّنة، الشمعة المضيئة، شرح كافية ابن مالك، در التّاج فى إعراب مشكل المنهاج، مسألة ضربى زيداً قائماً، البسلسلة الموشحة، الشّهد، شذا العرف فى إثبات المعنى للحرف، التّوشيح على التّوضيح، السّيف الصقيل فى حواشى ابن عقيل، حاشية على شرح الشّذور، شرح القصيدة الكافية فى التّصريف، قطر الندا فى ورود الهمزة للندا، شرح تصريف العزّى، شرح ضرورىّ التّصريف لابن مالك، تعريف الأعجم بحروف المعجم، نكت على شرح الشّواهد للعينى، فجر الثّمد فى إعراب أكمل الحمد، الزّند الورىّ فى الجواب عن السؤال الكندرىّ .

فن اُصول وبیان وتصوف اور اس سے متعلقہ تصانیف

شرح لمعة الإشراق فى الاشتقاق، الكوكب السّاطع فى نظم جمع الجوامع، شرحه، شرح الكوكب الوقاد فى الاعتقاد، نكت على التّلخيص يسمّى الإفصاح، عقود الجمان فى المعانى والبيان، شرحه، شرح أبيات تلخيص المفتاح، مختصره، نكت على حاشية المطوّل لابن الفنرى رحمه الله تعالى، حاشية على المختصر، البديعية، شرحها، تأييد الحقيقة العلية وتشييد الطّريقة الشّاذلية، تشييد الأركان فى ليس فى الإمكان أبدع مما كان، درج المعالى فى نصرة الغزالى على المنكر المتغالى، الخبر الدال على وجود القطب

والأوتاد والنّجباء والأبدال، مختصر الإحياء، المعانی الدّقيقة فی إدراك الحقيقة، النّقابة فی أربعة عشر علماً، شرحها، شوارد الفوائد، قلائد الفرائد، نظم التّذكرة، ويسمّی الفلك المشحون، الجمع والتّفريق فی الأنواع البديعية.

فن تاریخ وادب اوراس سے متعلقہ تصانیف

تاريخ الصّحابة وقد مرّ ذكره، طبقات الحفّاظ، طبقات النّحاة :الكبری والوسطی والصّغری، طبقات شعراء العرب، تاريخ الخلفاء، تاريخ مصر هذا، تاريخ سيوط معجم شيوخی الكبير يسمّی حاطب ليل و جارف سيل، المعجم الصّغير يسمّی المنتقی، ترجمة النّووی، ترجمة البلقينی، الملتقط من الدّرر الكامنة، تاريخ العمروهو ذيل علی إنباء الغمر، رفع الباس عن بنی العباس، النفحة المسكيّة والتحفة المكيّة، علی نمط عنوان الشرف، دُرَر الكلم وغُرَر الحكم، ديوان خطب، ديوان شعر، المقامات، الرّحلة الفيّومية، الرّحلة المكية، الرّحلة الدّمياطية، الرّسائل إلی معرفة الأوائل، مختصر معجم البلدان، ياقوت الشماريخ فی علم التّاريخ، الجمانة، رسالة فی تفسير ألفاظ متداولة، مقاطع الحجاز، نور الحديقة من نظم القول، المجمل فی الرد علی المهمل، المنی فی الكنی، فضل الشّتاء، مختصر تهذيب الأسماء للنّووی، الأجوبة الزّكية عن الألغاز السبكية، رفع شأن الحبشان، أحاسن الأقباس فی محاسن الاقتباس، تحفة المذاكر فی المنتقی من تاريخ ابن عساكر، شرح بانت سعاد، تحفة الظّرفاء بأسماء الخلفاء، قصيدة رائية، مختصر شفاء الغليل فی ذمّ الصاحب والخليل

نوٹ: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب ''حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة'' سے آپ علیہ الرحمہ کی لکھی ہوئی خودنوشت کا ترجمہ مکمل ہوا، اب ذیل میں ہم دیگر کتابوں سے مزید تعارف لکھ رہے ہیں۔

بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری

☆ شیخ علامہ زکریا بن شیخ علامہ محمد محلی شافعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چند مشکل اُمور کے سلسلے میں شیخ سیوطی سے عرض کی کہ آپ اپنے بعض شاگردین کے نام میرے لیے سفارشی دستاویز لکھ دیں، تو آپ نے منع فرمایا، پھر بعد ازاں مجھے حضرت شیخ سیوطی کے تحریر کردہ ایک رقعہ کی زیارت نصیب ہوئی، تو اس میں لکھا تھا کہ انہیں ۷۰ سے زائد مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تھی (پھر میری سمجھ میں آیا کہ آپ نے سفارش سے کیوں منع فرمایا تھا اور ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) جو ایسی عظیم نعمت وشان کا حامل ہو، تو وہ بھلا اُن کے غیر سے امداد واعانت کیوں طلب کرے گا؟؟۔ (۸)

☆ حضرت قبلہ خواجہ نور محمد مہاروی علیہ الرحمہ کی محفل میں ایک دن علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی تصانیف کا ذکر ہو رہا تھا تو آپ نے فرمایا:

انہیں ہر روز عالم بیداری میں سرور عالم ﷺ کی زیارت ہوتی تھی اور وہ نماز صبح کے بعد خلوت سے اس وقت تک باہر نہیں آتے تھے، جب تک انہیں یہ نعمت حاصل نہ ہوتی۔ (۹)

☆ امام علامہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: شیخ عبد القادر شاذلی نے کسی شخص کی سلطان قایتبای کے ہاں سفارش کے لیے شیخ سیوطی علیہ الرحمہ کو خط لکھا، تو جواباً آپ نے فرمایا:

اے میرے بھائی مجھے اب تک حالت بیداری وخواب دونوں میں قریباً ۷۵ مرتبہ جمال جہاں آرائے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا ہے، اگر مجھے اس سعادت سے محرومی کا خوف نہ ہوتا، تو میں

۸۔ النور السافر عن اخبار القرن العاشر، صفحہ ۹۱، دار صادر بیروت

۹۔ خلاصۃ الفوائد، صفحہ ۵۲، ملفوظات قبلہ مہاروی، اصل فارسی، مرتبہ حکیم عمر، ترجمہ مولوی بشیر احمد، بحوالہ تعارف چند مفسرین محدثین مؤرخین کا، مفتی منظور احمد فیضی، صفحہ ۱۷، ضیاء القرآن، لاہور

تمہارے ساتھ خود سلطان کے قلعے میں جا کر اس بارے میں سفارش کرتا لیکن میں تو خادمینِ حدیثِ رسول ﷺ میں سے ہوں اور مجھے مُحدّثین کرام کی ضعیف شمار کردہ احادیث کی تصحیح کے لیے اس ملاقات کی سعادت وضرورت ہوتی ہے اور اس بات میں کوئی شک تک نہیں کہ تمہارے نفع سے یہ نفع زیادہ قیمتی ہے۔(۱۰)

☆ سیدی امام اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:
خاتم حفّاظ الحدیث، امام جلیل جلال الملّۃ والدین سیوطی قدس سرہ العزیز ۷۵ بار بیداری میں جمال جہاں آرائے حضور پُر نور سید الانبیاء ﷺ سے بہرہ وَر ہوئے، بالمشافہ حضور اقدس ﷺ سے تحقیقاتِ حدیث کی دولت پائی، بہت احادیث کی کہ طریقہ مُحدّثین پر ضعیف ٹھہر چکی تھیں، تصحیح فرمائی، جس کا بیان عارف ربانی امام العلامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کی ''میزان الشریعة الکبریٰ'' میں ہے۔(۱۱)

☆ شیخ عبد القادر علیہ الرحمہ نے ایک روز آپ سے سوال کیا: آپ کو کتنی مرتبہ حضور نبی کریم ا کی زیارت نصیب ہوئی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ۷۰ سے زیادہ مرتبہ۔ (۱۲)

بارگاہ رسالت سے ''شیخ الحدیث'' کا اعزاز

☆ شیخ علامہ زکریا بن شیخ محمد محلّی شافعی بیان کرتے ہیں:
امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ کو خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، تو بارگاہ عالی میں عرض کرنے لگے، میں نے حدیث سے متعلق ایک کتاب ''جمع الجوامع'' لکھنا شروع کی ہے،

۱۰۔ سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین ،للنبھانی ،صفحہ، ٤٣٨،دار الفکر ،بیروت

۱۱۔ فتاوی رضویہ، ج،۵ ،صفحہ،۴۹۳ ،رضا فاونڈیشن لاہور

۱۲۔ شذرات الذھب ،۲۰/۷۷، دار ابن کثیر بیروت

اگر اذن و اجازت عطا ہو، تو اس میں سے کچھ پڑھ کر پیش خدمت کروں، تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "هَاتِ يَا شَيْخَ الْحَدِيْث" یعنی ہاں ہاں اے شیخ الحدیث۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے لیے یہ بشارت وخطاب دنیا کی تمام نعمتوں سے بالاتر ہے۔ (۱۳)

☆ شیخ نجم الدین محمد بن محمد الغزی متوفی ۱۰۶۱ھ بیان کرتے ہیں:

شیخ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کو خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، تو شیخ موصوف نے بعض احادیث مبارکہ کے بارے میں حضور علیہ السلام سے دریافت کیا، تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "هَاتِ يَا شَيْخَ السُّنَّة"۔ (۱۴)

وفات حسرت آیات

آپ علیہ الرحمہ سات دنوں تک ہاتھ کے ورم میں مبتلا رہ کر ۱۹ جمادی الاولیٰ بروز جمعہ ۹۱۱ھ کو روضۃ المقیاس میں واصل بحق ہوئے، آپ نے قریباً ۶۱ سال دس مہینے اور ۱۸ دن کی زندگی پائی۔ آپ علیہ الرحمہ کو باب القرافہ کے باہر قوصون کے مقام پر دفن کیا گیا، جامع اُموی دمشق میں ۸ رجب بروز جمعہ ۹۱۱ھ میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ کہا گیا کہ غسل دینے والے نے آپ کی قمیص وجبہ کو لے لیا تھا، پھر بعد میں اس سے کسی اہل محبت نے ۵ دینار میں قمیص بطور تبرک خرید لی اور جبہ کو بھی اسی طرح ۳ دینار میں لیا گیا۔ (۱۵)

۱۳۔ النور السافر عن اخبار القرن العاشر، للعیدروسی، صفحہ، ۹۱، دار صادر بیروت

۱۴۔ الکواکب السائرہ باعیان المائۃ العاشرۃ، للغزی، ۲/ ۲۲۹، دار الکتب العلمیۃ، شذرات الذہب، لابن العماد، ۱۰/۷۷، دار ابن کثیر بیروت

۱۵۔ الکوکب السائرۃ باعیان المائۃ العاشرۃ، للغزی، ۲/ ۲۳۱، دار الکتب العلمیۃ

آغازِ کتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

مجھ (امام جلال الدین سیوطی) سے بہت سارے افراد نے کئی مرتبہ سوال کیا کہ احادیث مبارکہ میں رزق کی کشادگی کے لیے جو اعمال وافعال وارد ہوئے ہیں، میں انہیں جمع کردوں تاکہ جو افراد رزق کی تنگی کی وجہ سے پریشان ہیں، وہ انہیں اپنے اُوپر لازم کرلیں (اور رزق کی پریشانیوں سے نجات پائیں) تو میں نے یہ رسالہ مُرتّب کیا اور اس کا نام ''حُصُوْلُ الرِّفْقِ بِاُصُوْلِ الرِّزْقِ'' رکھا ہے۔ اس رسالہ کو دو ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

﴿پہلی فصل﴾

احادیث مبارکہ میں مذکور

دعاؤں اور اذکار کے بارے میں

۱۔ (حافظ الحدیث، امام ابوالقاسم سلیمان) طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) نے ''المعجم الاوسط'' میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس کے گناہ کثیر ہوجائیں تو اُسے چاہیے کہ ''استغفار'' کی کثرت کرے اور جس شخص کا رزق تنگ ہوجائے تو اسے چاہیے کہ کثرت سے ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' پڑھے۔

۲۔ (حجۃ اللہ علی الارض، حافظ الحدیث، امام) احمد (بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ)، (امام الکبیر، حافظ الحدیث) ابو داؤد (متوفی ۲۷۵ھ) اور (امام المحدثین، ابوعبداللہ محمد) ابن ماجہ (متوفی ۲۷۳ھ) نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے ''استغفار'' کو لازم کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے نجات اور ہر غم سے خلاصی عطا فرماتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق فرماتا ہے جہاں سے اُسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

۳۔ (استاذ المحدثین، الحافظ الکبیر) ابوعبید (القاسم بن سلام متوفی ۲۲۴ھ) اپنی کتاب ''فضائل القرآن'' میں، (الحافظ الکبیر الامام) حارث بن محمد بن ابی اسامہ (متوفی ۲۸۶ھ اپنی مسند میں)، (امام حافظ احمد بن علی) ابویعلی (متوفی ۳۰۷ھ) اپنی ''مسند'' میں جبکہ (امام الکبیر ابوبکر احمد بن موسیٰ) ابن مردویہ (متوفی ۴۱۰ھ) اپنی ''تفسیر'' میں اور (امام المحدثین، ابوبکر

احمد بن حسین) بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) ''شعب الایمان'' میں حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے:

جو ہر رات ''سورۂ واقعہ'' کی تلاوت کرے گا، اُسے کبھی فاقہ کرنے کی نوبت نہیں پڑے گی۔

۴۔ (امام الکبیر ابو بکر احمد بن موسیٰ) اِبنِ مَرْدُوْیَہ (متوفی ۴۱۰ھ) حضرت سیدنا انس رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سورۂ واقعہ ''سورۂ غِنیٰ'' (مالداری والی سورت) ہے، اِسے پڑھا کرو اور اپنی اولاد کو بھی اِس کی تعلیم دیا کرو۔

۵۔ (امام ابو بکر احمد بن اسحاق دینوری) امام ابن السنی (متوفی ۳۶۴ھ) نے حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی معاشی تنگی میں مبتلا ہو جائے تو اُسے کس بات نے یہ کہنے سے روک دیا ہے؟ (یعنی جب کوئی معاشی پریشانی کا شکار ہو تو اُسے چاہیے کہ) جب بھی گھر سے نکلا کرے تو یہ پڑھا کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا قَدَّرْتَ حَتّٰی لَا أُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ

یعنی، اللہ کے نام (سے برکت ہو) میری جان، مال اور دین میں، اے اللہ! مجھے اپنی تقدیر پر راضی رکھ اور جو تو نے میرے لیے مقدر فرما دیا ہے، اُس میں برکت عطا فرما، حتی کہ جسے تو نے مؤخر کر دیا ہے میں اس کی جلدی کو نہ چاہوں، اور جسے تو نے جلدی مقدر کر دیا ہے میں اس کی تاخیر نہ چاہوں۔

۶۔ (حافظ الحدیث، امام ابوالقاسم سلیمان) طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) ''المعجم الاوسط''
میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو وہ
کھڑے ہوئے اور خانہ کعبہ کی جگہ تشریف لائے پھر دو رکعت نماز ادا
فرمائی تب اللہ تعالیٰ نے اُن پر اِس دعا کا الہام فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِمَا قَضَیْتَ لِیْ

یعنی، اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور اعلانیہ تمام کاموں کو جانتا ہے
نیز جو کچھ میرے دل میں ہے، تو اُسے بھی جانتا ہے، پس میری
معذرت قبول فرما اور میرے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! میں تجھ
سے ایسے ایمان اور سچے یقین کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل کو بھر
دیں، حتی کہ مجھے یقین ہو جائے کہ مجھے صرف وہی ملے گا جو تو نے
میرے لیے لکھ دیا ہے اور جو تو نے میرے لیے مقدر کر دیا ہے مجھ اس پر
راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔

(جب انہوں نے یہ دعا پڑھی) تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ ارشاد فرمایا:

اے آدم! میں نے تیری توبہ کو قبول کیا اور تیری لغزش سے درگزر کیا
اور جو کوئی بھی اِس دعا کے ذریعہ سوال کرے گا تو میں اس کے گناہوں
کو بخش دوں گا اور اپنے حکم سے اُس کی مشکلات میں مدد و کفایت
کروں گا اور شیطان کو اُس سے روک دوں گا اور اُس کے ساتھ ہر

مقابلے کرنے والے کو میں کفایت کروں گا اور دنیا کو ناک کے بل اُس کے سامنے جھکا دوں گا اگرچہ یہ (دنیا) نہ چاہتا ہو۔

۷۔ (امام الکبیر، حافظ الحدیث، احمد بن عبداللہ) ابونعیم (متوفی ۴۳۰ھ) اور (امام المحدثین، حافظ خطیب (بغدادی متوفی ۴۶۳ھ) نے "رواۃ مالک" میں جبکہ (امام الکبیر ابوشجاع شیرویہ دیلمی (متوفی ۵۰۹ھ) نے "مسند الفردوس" میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

جس شخص نے دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ "لا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ" پڑھا۔ اُسے محتاجی سے امان نصیب ہوگی اور قبر کی وحشت سے اُنسیت ملے گی۔

۸۔ (حافظ الحدیث، امام ابوالقاسم سلیمان) طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" (مکمل سورۂ اخلاص) پڑھتا ہے تو فقر (محتاجی) اُس کے گھر والوں اور اُس کے پڑوسیوں سے بھی بھاگ جاتا ہے۔

۹۔ (حجۃ اللہ علی الارض، حافظ الحدیث، امام) احمد (بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ) نے "سَنَدِ جَیِّد" کے ساتھ حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں، اگر میں تمام وقت دُرود پاک ہی پڑھا کروں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

یہ دنیا و آخرت کے غموں میں تجھے کفایت کرے گا۔

۱۰۔ (حافظ الحدیث، امام ابوالقاسم سلیمان) طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) "سَنَدِ حَسَن" کے ساتھ نیز (امام المحدثین، ابوبکر احمد بن حسین) بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) حضرت سیدتنا عائشہ

رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

اے اللہ! میرے بڑھاپے اور عمر کے آخری حصے تک اپنے رزق کو مجھ پر وسیع فرما دے۔

۱۱۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیُ (متوفی ۴۳۲ھ) ''کتاب الدعوات'' میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسی شے کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دے اور تمہارا رزق تم تک پہنچا دے۔ تو تم اللہ تعالیٰ سے شب و روز ''دعائیں'' مانگا کرو کیونکہ ''دعا'' مومن کا ہتھیار ہے۔

۱۲۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیُ (متوفی ۴۳۲ھ) حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز فجر کے بعد یوں فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

یعنی، اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ رزق، علم نافع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

۱۳۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیُ (متوفی ۴۳۲ھ) حضرت عراک بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو پلٹ کر مسجد کے دروازے پر جا کر بیٹھ جاتے اور عرض کرتے:

اے اللہ! میں نے تیری دعوت کو قبول کیا اور تیرے فریضہ کو ادا کیا اور جس شے کا تو نے مجھے حکم دیا تھا، اُسے ادا کیا تو اب مجھے اپنے فضل سے رزق عطا فرما کہ بے شک تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔

۱۴۔ (امیر المومنین فی الحدیث، امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل) بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) ''الادب

المفرد ‘‘ میں نیز (امام الحدیث، ابوبکر احمد بن عمرو) بزار (متوفی ۲۹۴ھ) اور (امام الکبیر ابوعبداللہ) حاکم (متوفی ۴۰۵ھ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹے کی جانب متوجہ ہوئے (اور فرمانے لگے) میں تجھے دو باتوں کا حکم کرتا ہوں:

(۱) لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

بے شک یہ ہر شے کی ’’دعا‘‘ ہے اور انہی کی برکت سے ہر جاندار کو رزق ملتا ہے۔

۱۵۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیُ (متوفی ۴۳۲ھ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو کہ حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو حکماً فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا تھا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، پس بے شک ہر شے اُسی کی حمد بیان کرتی ہے اور یہی ساری مخلوق کی ’’دعا‘‘ ہے اور اِسی کی بدولت انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

۱۶۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیُ (متوفی ۴۳۲ھ) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی، یارسول اللہ! میں اپنی مفلسی کی شکایت پیش کرتا ہوں تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تو فرشتوں کی دعا اور تمام مخلوقات کی تسبیح سے کیوں غافل ہے؟ طلوعِ فجر سے لے کر نمازِ صبح کی ادائیگی سے قبل سو (۱۰۰) مرتبہ ’’سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ‘‘ پڑھ لیا

کرو، بے شک (اس کی برکت سے) دنیا تیرے پاس ناک کے بل حاضر ہوگی۔

۱۷۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیُ (متوفی ۴۳۲ھ) حضرت ہشام بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل درپیش ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس سختی کی شکایت عرض کرتے ہوئے کہنے لگے کہ انہیں کھجوروں کا ایک وسق عطا فرما دیجیے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے ایک وسق کھجوروں کا حکم کردوں اور اگر تو چاہے تو میں تجھے ایسے کلمات سکھا دوں جو تیرے لیے اُن کھجوروں سے بہتر ہوں، تم یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّقَائِمًا وَّرَاقِدًا وَّلَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا وَّأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَۃٍ وَاَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ ھُوَ بِیَدِکَ کُلّٰہٖ

یعنی، اے اللہ! میری چلتے، بیٹھتے، کھڑے ہر حالت میں اسلام کے ساتھ حفاظت فرما اور دشمن و حاسدین کو میری طرف راہ نہ دے اور میں ہر اُس شئی کے شر تیری پناہ طلب کرتا ہوں جسے تیری قدرت نے پکڑ رکھا ہے اور تمام خیر تیرے ہی دست قدرت میں ہے اور تجھ سے اسی خیر کا طلبگار ہوں۔

۱۸۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیُ (متوفی ۴۳۲ھ) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اے علی!) تمہیں کیا چیز محبوب ہے پانچ سو بکریاں اور اُن کی ملکیت؟ یا یہ پانچ کلمات؟ جن کے ذریعہ تم دعا کرو، (اے علی!) تم پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ خُلُقِیْ وَلَا تَمْنَعْنِیْ مِمَّا قَضَیْتَ لِیْ وَلَا تَذْھَبْ نَفْسِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَّفْتَهٗ عَنِّیْ

یعنی، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کردے، میرے رزق کو پاکیزگی دے اور میرے اخلاق (حسنہ) میں اضافہ فرما، اور جو تو نے میرے لیے مقدر کردیا ہے، اُسے مجھ سے نہ روک اور جس شئی کو تو نے مجھ سے دُور کردیا ہے تو میرے نفس کو اس شئی کی طرف نہ جانے دے۔

۱۹۔ (امام الحدیث، ابوبکر احمد بن عمرو) بزار (متوفی ۲۹۴ھ)، (امام الکبیر ابو عبد اللہ) حاکم (متوفی ۴۰۵ھ) نیز (امام المحدثین، ابوبکر احمد بن حسین) بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) ''کتاب الدعوات'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مجھ سے میرے والد گرامی (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا اپنے حواریوں (صحابیوں) کو سکھائی تھی، پس اگر تم پر اُحد (پہاڑ) کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُسے اُتار دے گا۔ میں نے عرض کی ضرور بتایئے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْکَرْبِ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَحِیْمَھُمَا اَنْتَ رَحْمَانِیْ [وفی روایة اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ] فَارْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ

یعنی، اے اللہ! اے فکروں کو دُور کرنے والے، غموں کے مٹانے والے، پریشان حالوں کی دعائیں قبول کرنے والے، دنیا و آخرت

میں مہربانی فرمانے والے، تو ہی تو مجھ پر رحم کرنے والا ہے، اے رحم فرمانے والے! تو مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک بڑا قرضہ تھا جس کی وجہ سے مجھے شرمندگی محسوس ہوتی تھی (پس اس دعا کو پڑھتے ہوئے) ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک جگہ سے نفع عطا فرمایا تو اس سے میں نے اپنا قرض اُتار دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: مجھ پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا کچھ قرضہ تھا اور میں اِس وجہ سے اُن سے شرمندگی محسوس کرتی تھی پھر میں نے اِس دعا کو پڑھنا شروع کیا تو ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث وصدقہ کے علاوہ سے مجھے رزق عطا فرمایا تو اُس سے میں نے وہ قرضہ اُتار دیا اور اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی بیٹی کو اُس میں سے تین زیورات بھی بنا کر دیئے لیکن اُس کے بعد بھی اُس میں سے اچھی خاصی مقدار باقی بچ رہی۔

۲۰۔ (امام الکبیر، حافظ الحدیث) ابوداؤد (متوفی ۲۷۵ھ) نیز (امام المحدثین، ابوبکر احمد بن حسین) بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) ''کتابُ الدّعوات'' میں حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اُن سے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی! مجھے غموں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے، تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلام نہ سکھاؤں کہ جب تو اُسے پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے غموں کو دور فرما دے اور تیرے قرضوں کو اُتار دے؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! تم صبح و شام یہ پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ

الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

یعنی، اے اللہ! میں سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور بخل و بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۲۱۔ (امام المحدثین، ابوبکر احمد بن حسین) بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک مکاتب غلام اُن کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مال مکاتبت کی ادائیگی میں میری مدد فرمائیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھائے تھے؟ پس اگر تم پر کوہ ثبیر کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے اُتار دے گا۔ اُس شخص نے عرض کی پھر تو ضرور سکھائیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

یعنی، اے اللہ! مجھے رزق حلال عطا فرما کر رزق حرام سے بچا اور اپنے فضل سے مجھے غنا (مالداری) عطا فرما کر دوسروں سے بے نیاز فرما۔

۲۲۔ (الامام الحافظ الشیخ ابی العباس جعفر بن محمد) اَلْمُسْتَغْفِرِیْ (متوفی ۴۳۲ھ) نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ ملائکہ کا کھانا تسبیح و تہلیل ہے لیکن ہمارا کھانا کیا ہے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ آلِ محمد کے گھر میں تین دن سے آگ روشن نہیں ہوئی البتہ ابھی کچھ آیا ہے

پس اگر تم چاہو تو اُس میں سے پانچواں حصہ تمہیں دے دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو تمہیں وہ پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو جبرائیل نے مجھے بتائے ہیں۔ (اے بیٹی فاطمہ!) تم کہا کرو:

يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِيْنَ وَ يَا آخِرَ الْآخِرِيْنَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَيَارَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

۲۳۔ (امام حافظ احمد بن علی) ابویعلی (متوفی ۳۰۷ھ) حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بھی بستر پر تشریف لاتے! تو پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِلٰهُ [اَوْ رَبَّ] كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ [وَالزَّبُوْرِ] وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ [فَلَيْسَ] قَبْلَكَ شَيْءٌ [وَأَنْتَ] الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

یعنی، اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے پروردگار، اے ہر شئی کے پالنے والے، تورات وانجیل (زبور) اور فرقان (قرآن مجید) کے نازل کرنے والے، دانہ اور گٹھلی کو چیر (کراُن سے سبزہ اُگانے) والے، میں ہر اُس چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو تیرے دستِ اقدس نے پکڑ رکھا ہے، اے اللہ! تو ہی سب سے پہلے ہے اور تجھ سے پہلے کوئی شئی نہیں تھی اور تو ہی سب سے آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی شئی نہیں اور تو ہی باطن (میں جلوہ گر) ہے کہ تیرے علاوہ کوئی شئی نہیں، ہمارے قرضوں کو اُتار دے اور ہمیں محتاجی سے محفوظ فرما۔

۲۴۔ (حافظ الحدیث، امام ابوالقاسم سلیمان) طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) ''سَنَدِ حَسَن'' کے

ساتھ حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ رات کو اپنے بستر پر تشریف لے جاتی تو یہ پڑھا کرتی!

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ الَّتِىْ لا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرِجُ فِيهَا وَشَرِّ مَا يَنْزِلُ فِى الارْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَشَرِّ فِتَنِ النَّهَارِ وَطَوَارِقِ اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ وَاٰمَنْتُ بِاللّٰهِ (وَ) اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهٖ كُلَّ شَىْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَضَعَ لِمُلْكِهٖ كُلَّ شَىْءٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهِى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَجَدُّكَ الْاَعْلٰى وَاِسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَكَلِمَاتُ التَّامَاتِ الَّتِىْ لا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلا فَاجِرٌ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْنَا نَظْرَةً مَرْحُوْمَةً لا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلا فَقِيْرًا اِلَّا جَبَرْتَهٗ وَلا عَدُوًّا اِلَّا اَهْلَكْتَهٗ وَلا عُرْيَانًا اِلَّا كَسَوْتَهٗ وَلا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلا أَمْرًا لَنَا فِيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَيْتَنَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَرْبَعَةً وَّثَلاثِيْنَ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلاثًا وَّثَلاثِيْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلاثًا وَّثَلاثِيْنَ]

یعنی، میں اللہ تعالی کی ایسے کامل کلمات کے ساتھ پناہ لیتا ہوں جس سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا ان تمام (مخلوقات) کے شر سے جو آسمان سے اُتریں اور چڑھیں، اور زمین پر موجود اور اس سے نکلنے والی (مخلوقات) کے شر سے، اور دن کے فتنوں اور رات کے ستاروں کے شر سے، سوائے اُس کے جو رات کو خیر سے آئے، اور میں اللہ تعالی پر ایمان لاتا ہوں اور اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔

تمام تعریفیں اُسی اللہ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے سامنے ہر شئی عاجز ہے اور تمام تعریفیں اُسی ذات کے لیے ہیں جس کی سلطنت کے سامنے ہر شئی سرنگوں ہے، اے اللہ! میں تیرے عزت والے عرش کے پایوں کے ساتھ اور تیری کتاب کی عظمت والی بلندیوں کے ساتھ سوال کرتا ہوں اور تیری بزرگی تو نہایت اعلیٰ اور تیرا نام نہایت مکرم اور تیرے کامل ترین کلمات کہ جن سے کوئی نیک و بدتجاوز نہیں کرسکتا۔ کہ تو ہماری جانب اپنی رحمت کی نظر فرما، ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہمارے فقراء کو امیر کردے، ہمارے دشمنوں کو برباد کردے، بے لباسوں کو لباس عطا فرما، قرضوں سے خلاصی عطا فرما اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! اور میں اللہ تعالی پر ایمان لاتا ہوں اور اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ۳۴ مرتبہ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ [اور سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳]

پھر فرماتیں! اے بیٹی یہ حکمت کا خزانہ ہے نیز آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی (سیدتنا فاطمہ) آپ ﷺ کی خدمت میں خادم لینے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بھی بہترین شے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، کیوں نہیں! (ضرور بتائیے) پس حضور نبی کریم ﷺ نے رات کو کھانے کے بعد بستر پر جاتے وقت سو (۱۰۰) مرتبہ اسے (سبحان الله ۳۳، والحمد لله ۳۳، الله اکبر ۳۴) پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

۲۵۔ (امام المؤرخین علی بن حسن) ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ) نے اپنی ''تاریخ'' میں ابوالمنذر ہشام بن محمد سے اُن کے والد کے طریق پر روایت کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کچھ تنگی ہوئی، حالانکہ انہیں سالانہ ایک لاکھ کا وظیفہ ملا

کرتا تھا لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ سالوں میں وہ وظیفہ نہ دیا جس کی وجہ سے شدید ترین تنگی ہوگئی تو آپ نے دوات لانے کا حکم فرمایا تاکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حالات کے بارے میں لکھ کر وظیفہ کی ادائیگی یاد دلائیں، پھر اچانک رُک گئے اور اپنے حالات کے بارے میں لکھنے کو مناسب خیال نہ فرمایا پس حضور نبی کریم ﷺ کا خواب میں دیدار کیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ اے حسن کیسے ہو؟ انہوں نے عرض کی، اے بابا جان! میں خیریت سے ہوں لیکن اپنی مالی وظیفے کی تاخیر ہونے کی شکایت عرض کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے دوات منگائی تھی! تاکہ اپنی جیسی مخلوق کو لکھ کر یاد دلاؤ؟ میں نے عرض کی جی ہاں، اے بابا جان! اس کے علاوہ میں کیا کروں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! (اے جان پدر) یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَکَ وَاقْطَعْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا أَرْجُوَ أَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ نَفْسِیْ عَنْہُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْئَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مَا أَعْطَیْتَ أَحَدٌ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِہٖ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

یعنی، اے اللہ! میرے دل میں صرف اپنی ذات سے وابستہ اُمیدیں ڈال اور اپنے علاوہ ہر کسی کی اُمیدیں ختم فرمادے اور میں بھی تیرے علاوہ کسی اور سے اُمیدیں وابستہ نہ رکھوں، اے اللہ! جس سے شئی سے میرا نفس قوت کے باوجود عاجز آجائے اور میرے اعمال اس شئی کے لیے قلیل ہوجائیں اور میں رغبت کے باوجود اس تک نہ پہنچ سکوں اور میرا سوال اس تک نہ پہنچ سکے اور نہ ہی میری زبان پر آسکے خواہ وہ کوئی بھی شئی ہو جو تو نے پہلوں اور پچھلوں کو بخشیں ہیں، تو اے اللہ!

اس کے ساتھ مجھ بھی خاص فرما۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی ایک ہفتہ ہی اسے پڑھا تھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے پانچ لاکھ بھجوادیئے، تو میں نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو اپنے ذِکر کرنے والے کو نہیں بھولتا اور اپنے مانگنے والے کو نامراد نہیں کرتا پھر میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے حسن! کیسے ہو؟ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! خیرت سے ہوں اور پھر اپنا معاملہ آپ ﷺ کو بیان کر دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے بیٹے! جو خالق سے اُمید رکھتا ہے اور مخلوق کی طرف توجہ نہیں کرتا اس کے ساتھ ایسی ہی ہوتا ہے۔

﴿دوسری فصل﴾

برکت رزق کے لیے اعمال کے بارے میں

۲۶۔ (امیر المومنین فی الحدیث، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل) بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص چاہتا کہ اُس کے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ کر دیا جائے تو اُسے چاہیے کہ ''صلہ رحمی'' (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرے۔

۲۷۔ (امام المحدثین، ابوعبداللہ محمد) ابن ماجہ (متوفی ۲۷۳ھ) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں خیر و برکت نازل فرمائے تو اُسے چاہیے کہ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو (ہاتھ، منہ دھولیا) کرے۔

۲۸۔ (استاذ المحدثین امام الکبیر) عبدالرزاق (بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ) اپنی ''مصنف'' میں حضرت معمر سے اور وہ ایک قریشی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کبھی (ظاہراً) رزق کی تنگی ملاحظہ فرماتے، تو اپنے گھر والوں کو (بکثرت) نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرماتے اور ساتھ ہی یہ آیت مبارکہ پڑھتے:

﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ (۱۶)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا

۱۶۔ طٰہٰ: ۱۳۲/۲۰

پرہیزگاری کے لیے۔

۲۹۔ (امام الحدیث، الحافظ الکبیر) سعید بن منصور (خراسانی مکی متوفی ۲۲۷ھ) اپنی ''سُنَن'' میں اور امام ابن منذر اپنی ''تفسیر'' میں حضرت معمر سے بطریق حمزہ از عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ جب کبھی اپنے اہل وعیال میں مشکل یا تنگی دیکھتے تو انہیں (بکثرت) نماز پڑھنے کا حکم دیتے اور ساتھ ہی یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے:

﴿وَامُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُکَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی﴾ (۱۷)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لیے۔

۳۰۔ (حجۃ اللہ علی الارض، حافظ الحدیث، امام) احمد (بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ) ''کتاب الزھد'' میں اور (امام المفسرین حافظ الحدیث) ابن ابی حاتم (متوفی ۳۲۷ھ) نے اپنی ''تفسیر'' میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اہل میں جب کوئی بڑی سختی درپیش ہوتی تو آپ ﷺ اپنے اہل کو پکارتے اور فرماتے: اے گھر والو! اے گھر والو! نماز پڑھو۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ انبیاء کرام علیہ السلام پر بھی جب کوئی مصیبت آتی تو وہ نماز ہی کی طرف دوڑتے تھے۔

۳۱۔ (حافظ الحدیث، امام ابو القاسم سلیمان) طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) اور (امام الکبیر ابو بکر احمد بن موسیٰ) اِبنِ مَرْدُوْیَه (متوفی ۴۱۰ھ) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی تجارت کرو پھر رزق تمہارے پاس

۱۷۔ طٰہٰ: ۱۳۲/۲۰

بغیر مال وتجارت کیسے آجائے گا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (۱۸)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

پھر ارشاد فرمایا، اے ابوذر! اگر لوگ اسے تھام لیں تو یہ انہیں کفایت کرے۔

۳۲۔ (حجۃ اللہ علی الارض، حافظ الحدیث، امام) احمد (بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ)، (حافظ الحدیث امام الکبیر ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب) نسائی (متوفی ۳۰۳ھ) اور (امام المحدثین، ابوعبد اللہ محمد) ابن ماجہ (متوفی ۲۷۳ھ) نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک بندہ گناہ کر کے اسے اچھا جانتا ہے اس لیے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۳۳۔ (امام المفسرین حافظ الحدیث) ابن ابی حاتم (متوفی ۳۲۷ھ) اپنی ''تفسیر'' میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتوں کو پورا فرماتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے، جہاں سے اُسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُسے دنیا کے حوالے کر دیتا ہے۔

﴿تمت﴾

۱۸۔ الطلاق، ۶۵/۳

نوٹ !!

☆...... منی آرڈر کی فیس زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ کو سہولت دی گئی ہے کہ آپ ایک منی آرڈر پر ایک سے زیادہ ممبران کی فیس ایک ساتھ بھیج سکتے ہیں۔

☆...... ممبر شب حاصل کرنے کے لئے علیحدہ فارم کی ضرورت نہیں، آپ اسی فارم کو پُر کر کے بھیج سکتے ہیں۔

☆...... زیادہ ممبران ہونے کی صورت میں اس فارم کی فوٹو کاپی بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

☆...... تمام ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ فارم جلد از جلد پُر کر کے روانہ کر دیں زیادہ تاخیر کی صورت میں کتاب نہ ملنے پر شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔

☆...... اپنا ایڈریس مکمل اور صاف تحریر کر کے روانہ کریں ورنہ ممبر شپ حاصل نہ ہونے پر ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

☆...... پرانے ممبران خط کے علاوہ منی آرڈر پر بھی اپنا ممبر شپ نمبر ضرور تحریر کریں۔

☆...... اپنا رابطہ نمبر بھی ضرور تحریر کریں۔

☆...... سال 2013ء کی ممبر شپ حاصل کرنے کے خواہش مند افراد دسمبر 2012ء تک اپنا ممبر شپ فارم جمع کرا دیں بصورت دیگر ممبر شپ کا حصول مشکل ہوگا۔

☆...... براہِ کرم منی آرڈر جس نام سے روانہ کریں، خط بھی اسی نام سے روانہ کریں تا کہ خط اور منی آرڈر کے ضائع ہونے کا امکان نہ رہے۔

محترم المقام جناب..............................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نے آئندہ سال 2013ء کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ جس کے تحت ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس -/100 روپے سالانہ ہی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کردیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہوگی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 5 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کرسکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، موجودہ ممبر شپ نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ منی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کردیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے منی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ منی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرادیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

فقط

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان — سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000 — شعبہ نشر و اشاعت 021-32439799

0321-3885445

نام.............................. ولدیت..............................

مکمل پتہ..............................

....

فون نمبر.............................. سابقہ سیریل نمبر..............................

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی منی آرڈر میں رقم روانہ کرسکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے زیرِ اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں
ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا